سب سے بڑھ کر

3 ربیع الاول 1447

سخی

3 ربیع الاول 1447 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِھَا مَلَكٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴)

رقم:۱۱۷۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "سب سے بڑھ کر سخی" جس میں ہم سنیں گے ✿ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت ✿ صدقے کے فضائل و برکات ✿ سب سے بڑھ کر سخی کون؟ ✿ سخاوت کے فضائل پر 5 فرامین مصطفٰی ✿ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخاوت کے واقعات ✿ جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ ومَدَارِسُ الْمَدِیْنَہ کا مختصر تعارف۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت

حضرت **عبداللہ** ہَوزَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے رِوایَت ہے کہ ملک شام کے مقامِ حَلَب

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

میں مُؤذِّنِ رسول حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے میری مُلاقات ہوئی اور میں نے ان سے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خَرْچ کے بارے میں پُوچھا، تو اُنہوں نے بتایا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جو کچھ مال ہوتا، اسے خَرْچ کرنے کی ذِمَّہ داری میری ہوتی تھی، بِعْثَت سے وفات شریف تک یہ کام میرے حوالے رہا۔ جب کوئی بے لباس مُسلمان پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آتا تو آپ مجھے حکم فرماتے اور میں کسی سے قَرض لیتا اور چادر خرید کر اسے اُڑھاتا اور کھانا بھی کھلاتا۔ ایک دن ایک مُشرِک میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے بلال! تم میرے سوا کسی اور سے قَرض نہ لیا کرو، میرے پاس کثیر مال ہے۔ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن میں وُضو کر کے اَذان دینے کیلئے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مُشرک کئی تاجروں کے ہمراہ میرے پاس آیا اور مجھے بہت بُرا بھلا کہا اور کہنے لگا: تمہیں کچھ مَعلوم ہے وعدے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: وَقْتِ وعدہ قریب آگیا ہے۔ اس نے کہا کہ صرف چار دن باقی رہ گئے ہیں، اگر اس مُدَّت میں تم نے قرض اَدا نہ کیا تو میں تمہیں غلام بنا کر بکریاں چرواؤں گا جیسا کہ تم پہلے چرایا کرتے تھے۔ یہ سُن کر مجھے فکر دامن گیر ہوئی۔ یہاں تک کہ میں عشاء کی نماز پڑھ چکا تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے کاشانۂ اَقْدَس میں تشریف لے گئے، میں اِجازت لے کر حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں۔ وہ مُشرک جس سے میں قرضہ لیتا ہوں، اس نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے، آپ کے پاس بھی اَدائے قرض کے لئے کچھ نہیں اور میرے پاس بھی کچھ نہیں، وہ مجھے پھر رُسوا کرے گا۔ مجھے اِجازت دیجئے کہ میں ان لوگوں کے پاس چلا جاؤں جو مُسلمان ہوچکے ہیں، یہاں تک کہ اللہ پاک اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

www.dawateislami.net

اتنا مال عَطا فرمائے کہ جس سے میرا قَرْض اَدا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے نکل آیا ۔ صُبْح کے وَقْت جانے کے اِرادے سے جب میں باہر نکلا تو ایک شخص دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اے بلال! رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو بُلایا ہے۔میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامان سے لَدے ہوئے چار اُونٹ مَوْجُود ہیں۔ میں نے اندر آنے کی اِجازت مانگی تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مُبارک ہو! اللہ پاک نے تمہارے قَرْض کی اَدائیگی کا سامان کر دیا، پھر فرمایا: تم نے چار اُونٹ دیکھے؟ میں نے عَرْض کی، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اُونٹ حاکمِ فَدَک نے بھیجے ہیں، یہ ان پر لَدا ہوا غَلَّہ اور کپڑے سب تم رکھ لو اور ان کے ذریعے اپنا قرضہ ادا کر دو۔ میں نے حکم پر عمل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد میں آیا اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام عَرْض کیا، تو آپ نے پُوچھا! اس مال سے تجھے کیا فائدہ حاصِل ہوا؟ میں نے عَرْض کی: اللہ پاک نے وہ تمام قَرْض اَدا فرمادیا، جو اس کے رسول پر تھا، سرکار دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اس مال میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عَرْض کی: جی ہاں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے اس سے بھی بے تَعَلُّق کرو! جب تک یہ کسی ٹھکانے نہ لگے گا، میں گھر نہیں جاؤں گا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ عشاء سے فارغ ہوئے تو مجھے بُلا کر اس بقیہ مال کا حال دریافت کیا، میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے کوئی سائل نہیں ملا۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کو مسجد ہی میں رہے۔ دُوسرے روز نمازِ عشاء کے بعد مجھے پھر بُلایا، میں نے عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک نے آپ کو سَبُکدوش کر دیا۔ یہ سُن کر آپ نے تکبیر کہی اور خُدا کا شکر اَدا کیا، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور وہ مال میرے پاس

ہو۔ اس کے بعد میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے چلنے لگا، یہاں تک کہ آپ کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر سَخاوت فرمایا کرتے تھے کہ تھوڑا سا مال بھی اپنے پاس رکھنا گوارا نہ فرماتے، بلکہ جب تک لوگوں میں تقسیم نہ فرمادیتے، اس وقت تک مطمئن نہ ہوتے تھے، خود کسی چیز کی حاجت ہونے کے باوُجُود بھی غریبوں اور مُحتاجوں پر صَدَقہ کر دیا کرتے اور سائل کو اس قدر نوازتے کہ اُسے دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی پیش نہ آتی۔ مگر افسوس! صد افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ دُنیا کی مَحَبَّت دل سے کم ہونے کا نام نہیں لیتی اور ہر وَقْت دُنیا کی نعمتیں اور آسائشیں بڑھانے ہی کی دُھن لگی رہتی ہے۔

حضرت مَجمع انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک بُزرگ کے مُتَعلّق بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: اللہ پاک کا مجھے دُنیا کی آسائشوں سے بچالینے کا اِحسان، اِس دنیا کی کُشادگی مال و دولت وغیرہ کی صُورَت میں ملنے والی نِعمت سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا، اِس لئے مجھے وہ نعمتیں جو اللہ پاک نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے پسند فرمائیں، اُن نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں، جو اس نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ناپسند فرمائیں۔[2] یاد رکھئے! دُنیا کے مال و دولت کی کثرت اور اِس کی خُوب آسائشیں ہونا بے شک نِعمت ہے مگر اِن

1... سنن ابو داؤد، کتاب الخراج و الفئی و لامارۃ، ج۳، ص ۲۳۰۔۲۳۲، حدیث ۳۰۵۵

2... شُعَبُ الْاِیمان، ج۴ ص ۱۱۷ حدیث ۴۴۸۹ مُلَخَّصاً

www.dawateislami.net

چیزوں سے بچ کر رہنا یہ بڑی نِعمت ہے۔[1]

دنیا میٹھی سرسبز ہے

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: دُنیا میٹھی سرسبز ہے، جو اس میں حلال طریقے سے مال کماتا ہے اور صحیح حُقُوق میں خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اُس کو ثواب عطا فرمائے گا اور اُس کو جنّت میں داخِل فرمائے گا اور جو اس میں حرام طریقے سے مال کماتا ہے اور اس کو غَیرِ حق میں خرچ کرتا ہے، اللہ پاک اس کو دارُ الْھَوَان (یعنی ذِلّت کے گھر) میں داخل فرمائے گا۔[2]

حضرتِ علّامہ عبدُالرَّؤف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فیضُ القدیر میں تحریر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ دُنیا فِی نَفْسِہٖ (یعنی دَراصل) مَذمُوم نہیں ہے، چُونکہ یہ آخِرت کی کھیتی ہے، اس لئے جو شخص شریعت کی اِجازت سے دُنیا کی کوئی چیز حاصل کرے، تو یہ چیز آخِرت میں اُس کی مدد کرتی ہے۔[3] ہمیں بھی چاہیے کہ ضرورت سے زِیادہ دُنیا کے پیچھے بھاگنے اور حرام ذَرائع اختیار کرکے مال و دولت جمع کرنے کے بجائے رزقِ حلال کمانے کا ذہن بنائیں اور حَسْبِ اِسْتِطاعت صَدَقہ و خَیرات بھی کرتے رہیں، اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دیگر غریبوں کی مالی مدد بھی کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کسی کی مدد کرتا ہے، اللہ پاک بھی اس کی مدد فرماتا ہے اور راہِ خدا میں دینے سے مال بڑھتا ہے گھٹتا نہیں۔

1... نیکی کی دعوت، ص ۳۵

2... شعب لایمان، ۳۹۶/۴، حدیث: ۵۵۲۷

3... فیض القدیر، ۷۲۸/۳، تحت الحدیث: ۴۲۷۳

www.dawateislami.net

صَدَقے کے فضائل وبرکات سے مالامال فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ پاک مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزّت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطر اِنکساری کرتا ہے، تو اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔(1)

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ بے نیازی تھی کہ دَرِ اَقدس میں مال رکھنا بھی گوارانہ فرماتے بلکہ فوراً اُسے صَدقہ فرمادیا کرتے تھے، چُنانچہ ایک روز نمازِ عصر کا سلام پھیرتے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دولت خانہ میں تشریف لے گئے، پھر جلدی سے باہر آئے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو تَعَجُّب ہوا! آپ نے فرمایا کہ مجھے نماز میں خیال آ گیا کہ صدقے کا کچھ سونا گھر میں پڑا ہے، مجھے پسند نہ آیا کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہے، اس لئے جا کر اسے تقسیم کرنے کا کہہ آیا ہوں۔(2)

حضرت اَبُوذَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک روز میں نبیِّ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دِینار بھی میرے پاس تین دن سے زِیادہ رہ جائے، سِوائے اُس دِینار کے جسے میں اَدائے قرض کے لئے رکھ چھوڑوں۔(3)

سب سے بڑھ کر سخی

شہنشاہِ نُبُوَّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ سَخاوت بیان کرتے ہوئے

1... صحیح مسلم ص۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸

2... صحیح البخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، ج۱، ص۴۱۱، حدیث ۱۲۲۱

3... صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض، ج۲، ص۱۰۵، حدیث ۲۳۸۸

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سَخاوت کا دریا سب سے زِیادہ اس وَقت جوش پر ہوتا، جب رَمَضان میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام مُلاقات کے لئے حاضِر ہوتے، جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام رَمَضانُ المبارک کی ہر رات میں حاضِر ہوتے اور رسولِ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دَور فرماتے۔ پس رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔(1)

حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی سائل کو جواب میں لَا یعنی "نہیں" کا لفظ نہیں فرمایا۔(2) ایک بار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار میں 70 ہزار دِرہم لائے گئے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ درہم ایک چٹائی پر رکھے اور پاس کھڑے ہو کر تقسیم فرمانے لگے۔ کسی سائل کو خالی نہیں لوٹایا، حتّٰی کہ اس سے فارغ ہو گئے۔(3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سے کوئی چیز خریدتے، قیمت ادا کرنے کے بعد وہ چیز اُسی کو یا کسی دوسرے کو عطا فرما دیتے۔ ایک بار حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک

1... فیضانِ سنت، بحوالہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۹ حدیث ۶

2... شفاء شریف جلد ۱ ص ۱۱۱

3... اخلاق النبی وآدابہ لابی الشیخ الاصبھانی، الحدیث: ۹۵، ص ۳۰، فیہ ذکر سبعین الف درھم

دریغ الاول کا بیان انسٹر عشق الخیر کے لئے

اُونٹ خریدا، پھر وہی اُونٹ ان کو بطورِ عطیہ عنایت فرمادیا۔[1] اسی طرح اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت عُمَر فاروق رَضِیَ اللهُ عَنْہ سے ایک اونٹ کا بچّہ خریدا، پھر وہی حضرت **عبداللہ** بن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْہما کو عطا فرمایا۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر سخاوت فرمانے والے تھے کہ جو چیز اپنی ضرورت کیلئے خریدی ہوتی، وہ بھی بطورِتُحفہ کسی کو عطا فرمادیتے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری سُنَّت پر عمل کرنے اور مسلمانوں کے دل میں خوشی داخل کرنے کی نِیَّت سے ایک دوسرے کو تُحفہ پیش کرنے کی عادت بنائیں کہ تحفہ دینے سے مَحَبَّت بڑھتی اور عداوت دُور ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عطاء خُراسانی رَضِیَ اللهُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دُوسرے کے ساتھ مُصافحہ کرو، اس سے کِینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ (تُحفہ) بھیجو، آپس میں مَحَبَّت ہوگی اور دُشمنی جاتی رہے گی۔[3]

مشہور مفسرِ قرآن، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل بہت ہی مُجَرَّب (تجربہ شدہ) ہیں جس سے مُصافحہ کرتے رہو، اس سے دُشمنی نہیں ہوتی، اگر اِتفاقاً کبھی ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے ٹھہرتی نہیں، یوں ہی ایک دوسرے کو ہدیہ (تحفہ) دینے سے عَداوتیں ختم ہوجاتی ہیں۔[4]

1... صحیح البخاری، کتاب البیوع، ج۲، ص۱۸، حدیث ۲۰۹۷

2... بخاری، ۲/۲۳، حدیث: ۲۱۱۵

3... مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجاء فی المصافحہ، الحدیث ۴۶۹۳، ج۲، ص۱۷۱

4... مراۃ المناجیح، ۶/۳۶۸

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تُحفہ کا لَین دَین ہو یا پھر کوئی اور مُعامَلہ حلال ذَریعہ ہی اختیار کیا جائے، کیونکہ حرام ذریعے سے حاصل ہونے والے مال کو کھانا، پینا، پہننا، یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گُناہ ہے، اس کی سزا دُنیا میں مال کی قِلَّت و ذِلَّت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں سزا جہنّم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا دَردناک عذاب ہے۔

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شَخْص حرام مال کماتا ہے اور پھر صَدَقہ کرتا ہے، اُس سے قَبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خَرچ کرے گا تو اِس کے لیے اُس میں بَرَکت نہ ہوگی اور اسے اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے دوزخ کا زادِ راہ ہوگا۔[1] لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جائز طریقے سے مال کمائیں اور اپنی ضرورت کے علاوہ جو بچتا نظر آئے، اُسے فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے اپنے مُحتاج و غریب مُسلمان بھائیوں کی مالی مدد کریں، مَساجد، مدارس اور نیکی کے کاموں میں ترقّی کیلئے زیادہ سے زیادہ اپنا مال خرچ کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی، چنانچہ پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 274 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾ (پ۳، البقرۃ ۲۷۴)

ترجمۂ کنز العرفان: وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اسی طرح پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

1… شرح السنۃ للبغوی ج۴ ص۲۰۶، ۲۰۵ حدیث ۲۰۲۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

ذریعۃ الاولی کا بیان انشر عشق الخیر کے لئے
www.dawateislami.net

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانے کی طرح جس نے سات بالیاں اُگائیں ہر بالی میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کریں گے تو وہ مالک و مولا جو زمین و آسمان اور سارے جہان کا خالق و مالِک ہے، وہ کریم و جوّاد رَب کرم فرمائے گا اور ہمارے مال کو بڑھائے گا۔ کتنے ہی خُوش نصیب مُسلمان ایسے ہیں جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجبہ اَدا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَروَقْت زکوٰۃ و فطرہ اَدا کرتے ہیں، اپنا مال ماں باپ، بہن بھائی اور اَولاد پر خرچ کرتے ہیں، اپنے عزیز و اَقرِباء کی موت پر اُن کے اِیْصالِ ثواب کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں اپنے مال کو خرچ کرتے، سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مِیلاد مَناتے نیز نیک نیّتی سے شِفا خانے بنواتے ہیں، حُقُوقِ عامّہ کالحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قرآن خوانی و اجتماعِ ذِکر و نعت اور سُنّتوں بھرے اجتماعات کے اِنْعِقاد پر خرچ کرتے ہیں، مَساجد و مدارس کی تعمیر میں حصّہ لیتے ہیں، درس و تدریس، درسِ نظامی یعنی عالِم کورس کروانے میں مُعاونت کرتے ہیں، مثلاً مُدرسین کے مُشاہرے (Salary)، طلبہ کی کتابیں، طعام و قیام کے اَخراجات وغیرہ کو پورا کرنے میں اپنا حصہ شامل کرتے ہیں قرآنِ کریم (حفظ و ناظرہ) کی تعلیم کو عام کرنے میں مدد کرتے ہیں، مسجد کے اِنتظامی معاملات مثلاً بجلی اور سُوئی گیس کے بِل وغیرہ کی اَدائیگی کرتے یا اُس میں حصّہ لیتے ہیں۔

دینِ اِسلام کی ترویج واِشاعت، سُنَّتوں کے اِحیاء، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو زادِ سفر دے کر، سُنَّتوں بھرا دَرس دینے کی آرزو رکھنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو فیضانِ سُنَّت" دِلا کر، اپنی دُکان، مارکیٹ، مسجد، محلّے، دَفتر، کالج وغیرہ میں امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِصلاحی رسائل یا بیانات (میموری کارڈ وغیرہ) تقسیم کر کے اپنی رقم راہِ خُدا میں خرچ کرتے ہیں، اُن سب کے لیے خوشخبری ہے کہ اللہ پاک اُن کے مال کو بڑھائے گا اور اس کا ثواب 700 گُنا تک بڑھائے گا اور اِسی پر بس نہیں، بلکہ اِرشاد فرمایا جاتا ہے:

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)	ترجمۂ کنز العرفان: اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے۔

آیئے! ترغیب کیلئے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جُود و عَطا کے مزید واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی دِین کی تَرویج واِشاعت، مَساجد و مدارس کی خدمت، مُسلمانوں کی مالی مدد اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کی رغبت ہو۔ چنانچہ

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخاوت کے واقعات

غزوۂ حُنین میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس قدر کثرت سے سَخاوت فرمائی جس کا اَندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیہات میں رہنے والے بہت سوں کو سو سو (100,100) اُونٹ عطا فرمائے۔ (1)

1... بخاری، ۳/۱۱۸، حدیث: ۴۳۳۷

www.dawateislami.net

حضرت صفوان بن اُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (اسلام لانے سے پہلے غزوۂ حُنین کے موقع پر) بکریوں کا سُوال کیا، جن سے دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بھرا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ سب ان کو دے دِیں۔ اُنہوں نے اپنی قوم میں جا کر کہا: ”اے میری قوم! تم اسلام لے آؤ! اللہ پاک کی قسم! محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی سخاوت فرماتے ہیں کہ مُحتاجی کا خوف نہیں رہتا۔“[1]

حضرت سعید بن مُسَیّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صَفوان بن اُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حُنین کے دن مجھے مال عطا فرمانے لگے، حالانکہ آپ میری نظر میں سب سے بڑھ کر ناپسندیدہ تھے، پس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے عطا فرماتے رہے، یہاں تک کہ میری نظر میں محبوب ترین ہو گئے۔[2]

علمائے کرام فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُس ایک دن کی عطا، سخی بادشاہوں کی عُمر بھر کی سخاوت و بخشش سے زائد تھی، جنگل بکریوں سے بھرے ہوئے ہیں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرما رہے ہیں اور مانگنے والے ہجوم کرتے چلے آتے ہیں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب سب اَموال تقسیم ہو لئے، ایک دیہاتی نے چادر مبارک بدنِ اَقْدَس پر سے کھینچ لی، جس سے مبارک کندھے اور کمر شریف پر اس کھینچنے کا نشان بن گیا، اس پر صرف اِتنا فرمایا: اے لوگو! جلدی نہ کرو، واللہ تم مجھے کسی وَقت بخیل نہ پاؤ گے۔[3]

1...مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، ج۲، ص۳۴۶، حدیث۵۸۰۶

2...سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، ج۲، ص۱۴۷، حدیث۶۶۶

3...بخاری، کتاب الجہاد والسیر، الحدیث۲۸۲۱، ج۲، ص۲۶۰، ملفوظات، ص۱۲۲

اسی طرح حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی، اس نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے، میں آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ضرورت تھی، اس لئے آپ نے وہ چادر لے لی، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری طرف آئے اور اسی چادر کو بطورِ تہبند باندھے ہوئے تھے۔ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دیکھ کر عرض کی: کیا اچھی چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! کچھ دیر کے بعد آپ مجلس سے اُٹھ گئے، پھر واپس تشریف لائے اور وہ چادر لپیٹ کر اس صحابی کے پاس بھیج دی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا، حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے صرف اس لئے سوال کیا کہ جس دن میں مر جاؤں یہ چادر بطورِ تبرُّک میرا کفن بنے۔ حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ وہ چادر اس کا کفن ہی بنی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ ظاہری کے بعد سخاوتِ مُصطفےٰ

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دو جہانوں کے سردار ہیں، اللہ پاک نے آپ کو مالک و مختار بنایا، اپنے تمام خزانوں کی چابیاں بھی عطا فرما رکھی ہیں، مگر اپنے پاس کچھ بچا کر نہیں رکھتے، بلکہ سب تقسیم فرما دیتے۔ بلکہ

1... صحیح البخاری، کتاب العمل فی اللباس، ج۴، ص۵۴، حدیث ۵۸۱۰

دریغ الاول کمپیاں اسلامی شعبہ الخیر کے لئے

حَیاتِ ظاہری کی طرح وِصالِ ظاہری کے بعد بھی اپنی اُمَّت کے پریشان حالوں پر عطاؤں کی بارش فرماتے ہیں۔ اگر کسی ذِہن میں یہ وَسْوَسہ آئے کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اس دُنیا سے پردہ فرماگئے تو اب کیونکر سائلوں کی دادرسی فرماتے ہیں؟ تو یادرکھئے! اللہ پاک کے تمام نبی اپنے اپنے مزارات میں حیات ہیں۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ اِرشاد فرماتے ہیں: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حیاتِ حقیقی، دُنیاوی، رُوحانی اور جسمانی سے زِندہ ہیں، اپنے مزاراتِ طیّبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین و آسمان کی سَلْطَنت میں تَصَرُّف فرماتے ہیں۔

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: حضراتِ انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے مزارات میں زِندہ ہیں اور نماز اَدا فرماتے ہیں۔(1) جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: بے شک اللہ پاک نے زمین پر انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے، اللہ پاک کے نبی عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زِندہ ہیں اور ان کو روزی بھی دی جاتی ہے۔(2)

جبکہ حضرتِ علامہ امام جلالُ الدّین سیوطی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: حضراتِ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے مَزارات سے باہر جانے اور آسمانوں اورزمین میں تَصرُّف کی اِجازت ہوتی ہے۔(3)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ طیّبہ اور عُلَمائے کرام کی تَصرِیحات سے

1... مجمع الزوائد باب ذکر لانبیاء علیھم السلام ۸/ ۳۸۶، حدیث: ۱۳۸۱۲ از فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۷۵

2... سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلّی اللہ علیہ وسلم، ج ۲، ص ۲۹۱، الحدیث ۱۶۳۷

3... الحاوی للفتاوی رسالہ تنویر الحلک دار الفکر بیروت ۲/ ۲۶۳ فتاویٰ رضویہ، ج ۱۴، ص ۶۸۵ تا ۹۰

در بیع الاول کاسیبان انصر عیش الخیر کے لئے
www.dawateislami.net

معلوم ہوا کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر تمام انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اپنے مزارات میں نہ صرف حیات ہیں، بلکہ انہیں رِزْق بھی دیا جاتا ہے، جہاں بھر میں جس جگہ چاہیں تشریف لے جاتے اور زمین و آسمان کی سَلْطَنت میں تَصرُّف بھی فرماتے ہیں۔ آیئے! حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد اپنے اُمّتیوں کی حاجت رَوائی، مُشکل کُشائی کے ایک واقعہ سُنتے ہیں۔

حضرت شیخ احمد بن نفیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ منوّرہ میں سخت بُھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اَنور پر حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوا، یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بُھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، اِسی دوران کسی نے جگا دیا اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کرکے کہا: پیٹ بھر کر کھا لیجئے، کیونکہ مجھے میرے جَدِّ امجد، مکّی مَدَنی محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بُھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے دِیْنِ اسلام نے ہمیں مُسلمانوں کی خَیْر خواہی، حُسنِ سُلُوک اور غریبوں کی مدد، یتیموں کی کفالت کرنے کا درس دیا ہے، اسی وجہ سے ہر سال صاحبِ نصاب اَفراد پر چند شرائط پائی جانے کی صُورت میں زکوٰۃ کو فرض فرمایا، نَفْلی صَدَقات کے فَضائل بیان فرما کر لوگوں کو سخاوت کا درس دیا اور بُخل کی مَذمَّت

1...حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِیْن ص ۵۷۳

درج الاول کا بیان اسٹر عشق الخیر کے لئے
www.dawateislami.net

بیان فرمائی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ زکوٰۃ جیسے اَہم فریضے کی اَدائیگی میں سُستی و تنگ دِلی سے کام لینے کے بجائے، خالصۃً رِضائے الٰہی کی خاطر اس کے تمام شرعی مسائل کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اَدائیگی کریں اور نفلی صَدَقات کا بھی ذِہن بنائیں کہ صَدَقہ اللہ پاک کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے کے ساتھ ساتھ غریبوں مسکینوں کی بہُت سی ضَروریات پُوری ہونے کا سبب ہے۔

آیئے! سَخاوت کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے سَخاوت کے فضائل پر 5 مشتمل فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

﴿1﴾... **سَخاوت جنَّت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے،** جس کی ٹہنیاں زمین کی طرف جُھکی ہوئی ہیں، جو شخص ان میں سے کسی ایک ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے، وہ اسے جنَّت کی طرف لے جاتی ہے۔[(1)]

﴿2﴾... سخی کی غَلطی سے دَرگُزر کرو، کیونکہ جب بھی وہ لَغزِش کرتا ہے تو اللہ پاک اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے[(2)] یعنی اللہ پاک اس کا مدد گار ہوتا ہے کہ اسے ہلاکت میں پڑنے سے خلاصی عطا فرماتا ہے۔[(3)]

﴿3﴾... **اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَاء یعنی جنَّت سخیوں کا گھر ہے۔**[(4)]

﴿4﴾... **سخی اللہ پاک سے قریب ہے،** جنَّت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، آگ

1... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/۴۳۴، حدیث: ۱۰۸۷۵

2... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/۴۳۳، حدیث: ۱۰۸۶۷

3... اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۷۲۵، ملخصاً

4... فردوس الاخبار، ۱/ ۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

دریح الاول کا بیان انسٹر عمشل الخیر کے لئے

سے دور ہے اور کنجوس اللہ پاک سے دور ہے، جنّت سے دور ہے،لوگوں سے دُور ہے، آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی، اللہ پاک کے نزدیک بخیل عالِم سے بہتر ہے۔ (1)

﴿5﴾...اے انسان! اگر تم بچا مال خرچ کردو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر اُسے روک رکھو تو تمہارے لئے بُرا ہے اور بقدرِ ضرورت اپنے پاس رکھ لو تو تم پر ملامت نہیں اور دینے میں اپنے عیال سے اِبتدا کرو اور **اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے**۔ (2)

اس حدیث کی شرح میں مفسرِ قرآن، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: یعنی اپنی ضَروریات سے بچا ہوا مال خَیرات کر دینا خُود تیرے لئے ہی مُفید ہے کہ اس سے تیرا کوئی کام نہ رُکے اور تجھے دُنیا و آخرت میں عوض (یعنی بدلہ) مل جائے گا اور اسے روکے رکھنا، خُود تیرے لئے ہی بُرا ہے، کیونکہ وہ چیز سَڑ گل یا اور طرح سے ضائع ہو جائے گی اور تُو ثواب سے محروم ہو جائیگا، اسی لئے حکم ہے کہ نیا کپڑا پاؤ تو پُرانا بیکار کپڑا خیرات کر دو، نیا جُوتا رب العالمین دے تو پُرانا جوتا جو تمہاری ضرورت سے بچا ہے، کسی فقیر کو دے دو کہ تمہارے گھر کا کُوڑا نکل جائے گا اور اُس کا بھلا ہو جائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: اس میں دو حکم بیان ہوگئے، ایک یہ کہ جو مال اس وقت تو زائد ہے، کل ضرورت پیش آئے گی، اسے جمع رکھ لو، آج نفلی صَدَقہ دے کر کل خُود بھیک نہ مانگو، دُوسرے یہ کہ خیرات پہلے اپنے عزیز غریبوں کو دو، پھر اَجنبیوں کو کیونکہ عزیزوں کو دینے میں صَدَقہ بھی ہے اور صِلہ رحمی بھی۔ (3)

1...سنن الترمذی ، کتاب البر و الصلة ، باب ماجاء فی السخاء، ٣/٣٨٧، حدیث: ١٩٦٨ بتغیر قلیل

2... صحیح مسلم: کتاب الزکاة، الحدیث: ١٠٣٦، ص ٥١٦

3...مرآة المناجیح شرح مشکاة المصابیح، ج ٣، ص ٧٠-٧١

سخاوت کی دولت پانے کا ذہن کس طرح بنائیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی سَخاوت کی عادت اَپنانا چاہتے ہیں تو آیئے! اس کے مُتَعلِّق چند مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

(1)سخاوت کے فضائل پڑھئے!

سَخاوت کے فضائل اور بُخل کی مذمّتوں سے مُتعلِّق احادیثِ مُبارکہ نیز صحابۂ کرام اور بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے واقعات کا مُطالَعہ کیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ اس کی برکت سے بُخل کی عادت چُھوٹ جائے گی اور سَخاوت کا ذِہْن بنے گا۔

(2)مال کی محبت نکال دیجئے!

اپنے دل سے مال ودولت کی مَحَبَّت کو نکال دیجئے، کیونکہ جب تک مال ودولت کی مَحَبَّت دل میں رہے گی، اللہ پاک کی راہ میں دینے کا دل نہیں چاہے گا۔ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، اللہ پاک کی قسم! جو دِرہَم (یعنی دولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ رَبُّ العزّت اُسے ذِلّت دیتا ہے۔ منقول ہے، سب سے پہلے دِرہَم و دِینار بنے تو شیطان نے ان کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا، پھر ان کو چُوما اور بولا، جس نے ان سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔[1]

(3)مسلمانوں کی خیر خواہی کیجئے!

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو کسی مُسلمان کی ایک دُنیوی پریشانی دُور

1... اِحیاءُ العُلُوم ج۳ص ۲۸۸) آداب طعام، ص ۳۶۶

3 ربیع الاول کا بیان انتہائی مکمل الخیر کے لئے

کرے گا، اللہ پاک قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دُور فرمائے گا اور جو تنگدست کے لئے دنیا میں آسانی مُہیا کرے گا، اللہ پاک دُنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا اور جو دُنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ پاک دُنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور بندہ جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اللہ پاک بھی اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔ [1]

(4) دل سے بُغض و کینہ نکال دیجئے!

اپنے دل میں کسی مُسلمان کیلئے بُغض و کینہ ہو تو اسے بھی نکال دیجئے، کیونکہ جب دل میں کسی کی نفرت ہوگی تو اس پر خرچ کرنے یا کسی بھی طرح کی ہمدردی کرنے پر دل راضی نہیں ہوگا۔ لہٰذا بُغض و کینہ دُور کرنے اور آپس میں مَحبّت پیدا کرنے کیلئے سلام و مُصافحہ کرنا بھی مُفید ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مُصافَحہ کیا کرو، کینہ دُور ہو گا اور تُحفہ دیا کرو، مَحبّت بڑھے گی اور بُغض دُور ہو گا۔ [2]

(5) دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم صدقہ و خیرات کا ذِہن پانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے بُخل کی بیماری کیساتھ ساتھ دیگر بُرائیوں سے بھی چھٹکارہ نصیب ہوگا اور نیک بننے کا جذبہ نصیب ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...جامع الترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی السترة علی المسلم، رقم ۱۹۳۷، ج ۳، ص ۳۷۳

2...موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المهاجرة، رقم ۱۷۳۱، ج ۲، ص ۴۰۷

دریچۂ الاولی کا بیان انسٹر مشغل انخیر کے لئے
www.dawateislami.net